سورہ ممتحنہ کی آیت کریمہ کے بارے میں درمیانی راستہ

المحجة المؤتمنة فی اٰیة الممتحنة

۱۳۳۹ھ

تصنیف لطیف:۔

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمۃ

ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

المحجّة المؤتمنة فی اٰیة المُمتحنة

۱۳۳۹

(سُورۂ ممتحنہ کی آیت کریمہ کے بارے میں درمیانی راستہ)

مسئلہ ۱۸۲: مرسلہ مولوی حاکم علی صاحب بی اے حنفی نقشبندی مجددی پروفیسر سائنس اسلامیہ کالج لاہور ۱۴ صفر ۱۳۳۹ھ

اللہ تعالٰی نے ہمیں کافروں اور یہود ونصارٰی کے تولّی سے منع فرمایا ہے مگر ابوالکلام زبردستی تولّی کے معنی "معاملت" اور ترکِ موالات کو "ترکِ معاملت" (نان کوآپریشن) قرار دیتے ہیں اور یہ صریح زبردستی ہے جو اللہ تعالٰی کے کلام پاک کے ساتھ کی جارہی ہے، مذکور نے ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۰ء کی جنرل کونسل کی کمیٹی میں تشریف لاکر اطلاق یہ کردیا کہ جب تک اسلامیہ کالج لاہور کی امداد بند نہ کی جائے اور یونیورسٹی سے اس کا قطع الحاق نہ کیا جائے تب تک انگریزوں سے ترکِ موالات نہیں ہوسکتی اور اسلامیہ کالج کے لڑکوں کو فتوٰی دے دیا کہ اگر ایسا نہ ہو تو کالج چھوڑدو، لہٰذا اس طرح سے کالج میں بے چینی پھیلادی کہ پھر پڑھائی کا سخت نقصان ہونا شروع ہوگیا، علامہ مذکور کا یہ فتوٰی غلط ہے یونیورسٹی

نقلِ خط مولوی صاحب آقائے نامدار مؤیدِ ملّتِ طاہرہ مولٰنا و بالفضل اولٰنا جناب شاہ احمد رضا خاں صاحب دام ظلہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پشت ہذا

(باقی برصفحہ آئندہ)

کافر کو کتا بنا کر استعانت جائز ہے جب وہ ہمارے ہاتھ میں کُتے کی طرح مسخر ہو

ارشاد ہوا:

لان قتالهم بهذه الصفة لاعزاز الدين والاستعانة عليهم باهل الشرك كالاستعانة بالكلاب[1]

دو ورق پہلے فرمایا:

والاستعانة باهل الذمة كالاستعانة بالكلاب[2]

(یعنی اس لئے کہ جب وہ اس حالت پر ہوں تو ان کا لڑنا ہمارے ہی دین کے اعزاز کو ہو گا اور حربیوں پر ان ذمی مشرکوں سے استعانت ایسی ہوگی جیسے شکار میں کتوں سے مدد لیتے ہیں دوسرے یہ کہ وہ ہمارے ہاتھ میں کُتوں کی طرح مسخر ہوں کہ ان کا فعل ہمارے ہی لئے ہو ہمارے ہی دین کے اعزاز کے واسطے ہو) کتے سے شکار میں استعانت کب جائز ہوتی ہے جبکہ وہ وقت شکار سارا کام ہمارے ہی لئے کرے اس میں سے اپنے واسطے کچھ نہ کرے اگر شکار مارا اور ماشہ بھر اس کا گوشت کھا لیا شکار حرام ہے تو استخدام بتایا اور وہ بھی سب سے ذلیل (یعنی جیسے کُتے سے خدمت لیتے ہیں اور شرط فرمادی کہ وہ خود سری سے یکسر نکل کر محض ہمارے لئے آلہ بن گئے ہوں یہ نہ ہو گا مگر اسی صورت میں کہ ہم نے منقح کی وللہ الحمد۔

ذلیل وقلیل کافروں سے استعانت کی اجازت ہوگی نہ کہ انبوہ کثیر سے

اقول اور اس کے لئے ضرور ہے کہ وہ معدودے چند ذلیل قلیل ہوں کہ بڑا گروہ ہُوا تو ممکن کہ میدان میں پہنچ کر کافروں کا لشکر دیکھ کر شرارت پر آئے اور پھن دکھائے ممکن کہ یہی حکمت ہو کہ روزِ اُحد چھ سو یہود کو واپس فرمادیا کہ یہ بڑا جتھا ہُوا خصوصاً اس حالت میں کہ مسلمان صرف سات سو اور مغلطائی کی روایت میں چھ ہی سو تھے، اور غزوہ خیبر میں حسبِ روایت واقدی صرف دس یہود کو ہمراہی کا حکم فرمایا کہ مسلمان ایک ہزار چار سو تھے

عہ اخرج الواقدی فی مغازیه عن   واقدی نے اپنے مغازی میں

(باقی بر صفحہ آئندہ)

---

[1] المبسوط للسرخسی   باب آخر فی الغنیمة   دارالمعرفة بیروت   ۱۰/۱۳۸

[2] " " کتاب السیر ۱۰/۲۳ باب الخوارج " " " ۱۰/۱۳۴

اور غزوۂ حنین میں تو صفوان جیسے مشرک اتنی بھی مان لیجئے تو کچھ نہ تھے کہ الٰہی لشکر بارہ ہزار تھا جس کی کثرت کا ذکر خود قرآن عظیم میں ہے اسی طرف اشارہ ہے کہ ہمارے علماء ان مسائل میں ذمی و کافر بصیغۂ مفرد لکھتے ہیں نہ بصیغۂ جمع۔

استخدام کی چار صورتیں اور اُن کے احکام

اب چار صورتیں ہیں:

کافر کو رازدار بنانا مطلقاً حرام ہے

اوّل اس سے ایسی استعانت جس میں وُہ ہمارا رازدار و دخیل کار رہے یہ مطلقاً حرام ہے جس کے لئے پہلی آیۂ کریمہ بس ہے، نیز فرماتا ہے جل وعلا:

امر حسبتم ان تترکوا ولما یعلم اللہ الذین جاھدوا منکم ولم یتخذوا من دون اللہ ولا رسولہ ولا المؤمنین ولیجۃ ط و اللہ خبیر بما تعملون[1]

کیا اس گھمنڈ میں ہو کہ یونہی چھوڑ دئے جاؤ گے اور ابھی وُہ لوگ علانیہ ظاہر نہ ہوئے جو تم میں سے جہاد کریں اور اللہ و رسول و مسلمین کے سوا کسی کو اپنا رازدار و دخیل کار نہ بنائیں اور اللہ تمھارے کاموں سے خبردار ہے۔

کافروں کو محرری پر نوکر رکھنے کی ممانعت

ولہذا حدیث چہارم میں اُن سے مشورہ لینا ناجائز فرمایا، تفسیر کبیر میں کریمۂ اولیٰ کے تحت میں ہے:

ان المسلمین کانوا یشاورونھم فی امورھم ویؤانسونھم لما کان بینھم من الرضاع

(بقیہ حاشیہ صفحۂ گزشتہ)

حرام بن سعد بن محیصہ قال خرج رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم بعشرۃ من یہود المدینۃ غزا بھم الی خیبر[2] ۱۲ منہ غفر لہ۔

حرام بن سعد بن محیصہ سے راوی کہ انھوں نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینہ کے دس یہود کو غزوۂ خیبر میں ہمراہ لے گئے۔ ۱۲ منہ غفر لہ (ت)

---

[1] القرآن الکریم ۹/۱۶

[2] کتاب المغازی للواقدی غزوۂ خیبر منشورات مؤسسۃ الاعلمی للمطبوعات بیروت ۲/۶۸۴

والحلف ظنا منهم انهم وان خالفوهم في الدين فهم ينصحون لهم في اسباب المعاش فنهاهم الله تعالٰی بهٰذه الاٰية عنه، فمنع المؤمنين ان يتخذوا بطانة من غير المؤمنين فيكون ذٰلك نهيا عن جميع الكفار، وقال تعالٰی "يٰايها الذين اٰمنوا لا تتخذوا عدوي وعدوكم اولياء" ومما يؤكد ذٰلك ما روي انه قيل لعمر رضي الله تعالٰی عنه هٰهنا رجل من اهل الحيرة نصراني لا يعرف اقوى حفظا واحسن خطا منه، فان رأيت ان تتخذه كاتبا فامتنع عمر من ذٰلك وقال اذن اتخذت بطانة من غير المؤمنين[1]

یعنی کچھ مسلمان بعض یہود سے اپنے معاملات میں مشورہ کرتے اور باہم دل بہلاتے کہ کسی سے دودھ کی شرکت تھی کوئی کسی کا حلیف تھا یہ گمان کرتے تھے کہ وہ اگرچہ دین میں ہمارے خلاف ہیں دُنیوی باتوں میں تو ہماری خیرخواہی کریں گے اس آیہ کریمہ میں رب العزت جل وعلا نے انھیں منع فرمادیا اور حکم دیا کہ کسی غیر مسلم کو اپنا رازدار نہ بناؤ، تو یہ نہ صرف یہود بلکہ جملہ کفار سے ممانعت ہوئی اور اللہ عزوجل نے فرمایا: "اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمن کو یار نہ بناؤ" اور اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جو امیرالمؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہوئی کہ اُن سے عرض کی گئی کہ شہر حیرہ میں ایک نصرانی ہے اُس کا سا حافظ اور عمدہ خط کسی کا معلوم نہیں حضور کی رائے ہو تو ہم اسے محرر بنالیں امیرالمؤمنین نے اسے قبول نہ فرمایا اور ارشاد کیا کہ ایسا ہو تو میں غیر مسلم کو رازدار بنانے والا ٹھہروں گا۔

تفسیر لباب التاویل وغیرہ پارہ ۶ میں ہے:

روی ان ابا موسٰی الاشعری رضی الله تعالٰی عنه قال قلت لعمر بن الخطاب رضی الله تعالٰی عنه ان لی کاتبا نصرانیا، فقال مالك وله قاتلك الله الا اتخذت حنیفا یعنی مسلما اما سمعت قول الله عزوجل "یٰایها الذین اٰمنوا لا تتخذوا الیهود والنصٰری اولیاء" قلت له دینه ولی کتابته فقال لا اکرمهم

یعنی ابوموسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہوا کہ میں نے امیرالمؤمنین عمر فاروق اعظم سے عرض کی میرا ایک محرر نصرانی ہے، فرمایا تمھیں اس سے کیا علاقہ خدا تمھیں سمجھے کیوں نہ کسی کھرے مسلمان کو محرر بنایا کیا تم نے یہ ارشاد الٰہی نہ سُنا کہ اے ایمان والو! یہود و نصارٰی کو یار نہ بناؤ، میں نے عرض کی اس کا دین اس کے لئے ہے مجھے تو اس کی محرری سے کام ہے، فرمایا میں

---

[1] مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر) آیہ لاتتخذوا بطانۃ الخ کے تحت المطبعۃ البہیۃ المصریۃ مصر ۸/۲۰۹-۲۱۰

33

اذا اھانھم اللّٰہ ولا اعزھم اذا اذلھم اللّٰہ ولا ادنیھم اذا ابعدھم اللّٰہ قلت انہ لایتم امر البصرۃ الا بہ فقال مات النصرانی والسلام یعنی ھب انہ مات فما تصنع بعدہ فما تعملہ بعد موتہ فاعلمہ الاٰن واستغن عنہ بغیرہ من المسلمین[1]

کافروں کو گرامی نہ کروں گا جبکہ انھیں اللہ نے خوار کیا نہ انھیں عزت دوں گا جبکہ اللہ نے انھیں ذلیل کیا نہ اُن کو قرب دُوں گا جبکہ اللہ نے اُنھیں دُور کیا، میں نے عرض کی بصرہ کا کام بے اس کے پُورا نہ ہوگا، فرمایا مرگیا نصرانی والسلام یعنی فرض کرلو کہ وُہ مرگیا تو اس کے بعد کیا کرو گے جو جب کرو گے اب کرو اور کسی مسلمان کو مقرر کرکے اُس سے بے پروا ہوجاؤ۔

کافر کی تعظیم حرام ہے

دوم اُسے بعض مسلمانوں پر کوئی عہدہ ومنصب دینا جس میں مسلم پر اس کا استعلا ہو مثلاً مسلمان فوج کے کسی دستے کا افسر بنانا یہ بھی حرام ہے، ابھی امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ارشاد سُن چکے کہ اللہ نے انھیں خوار کیا میں گرامی نہ کروں گا اللہ نے انھیں ذلت دی میں عزت نہ دُوں گا۔ کُتبِ حدیث میں یُوں ہے کہ جب ابوموسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُسے محرری پر مقرر کیا امیر المومنین رضی اللہ تعالٰی عنہ نے انھیں فرمان میں لکھا:

لیس لنا ان نأتمنھم وقد خونھم اللّٰہ ولا ان نرفعھم وقد وضعھم اللّٰہ ولا ان نعزوھم وقد امرنا بان یعطوا الجزیۃ عن ید وھم صاغرون[2]

ہمیں روا نہیں کہ کافروں کو امین بنائیں حالانکہ اللہ تعالٰی انھیں خائن بتاتا ہے یا ہم انھیں رفعت دیں حالانکہ اللہ سبحٰنہ نے انھیں پستی دی یا انھیں عزت دیں حالانکہ ہمیں حکم ہے کہ کافر ذلت وخواری کے ساتھ اپنے ہاتھ سے جزیہ پیش کریں۔

درمختار میں ہے:

یمنع من استکتاب ومباشرۃ یکون بھا معظما عند المسلمین وتمامہ فی الفتح وفی الحاوی ینبغی ان یلازم الصغار بینہ وبین المسلم فی کل شیئ وعلیہ فیمنع من القعود حال قیام المسلم عندہ، بحر، و یحرم تعظیمہ[3]

---

[1] لباب التاویل (التفسیر الکبیر) زیر آیہ لاتتخذوا الیھود والنصارٰی اولیاء مصطفی البابی مصر ۲/ ۶۲

[2]

[3] الدرالمختار فصل فی الجزیۃ مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۵۲

33
33

یعنی ذمّی کافر کو محرر بنانا یا اور کوئی عمل ایسا سپرد کرنا جس سے مسلمانوں میں اس کی بڑائی ہو جائز نہیں، اس کا پورا بیان فتح القدیر میں ہے، حاوی میں ہے وہ مسلمان کے ساتھ ہر معاملہ میں دبا ہوا ذلیل رہے تو جب تک اس کے پاس کوئی مسلمان کھڑا ہو اُسے بیٹھنے نہ دیں گے، یہ بحر الرائق میں ہے، اور اس کی تعظیم حرام ہے۔

ہدایہ میں ہے:

قالوا الاحق ان لا یترکوا ان یرکبوا الا لضرورۃ واذا رکبوا للضرورۃ فلینزلوا فی مجامع المسلمین[1]

علماء نے فرمایا: سزاوار تر یہ ہے کہ انھیں سوار ہونے ہی نہ دیں مگر (مرض وغیرہ کی) ناچاری سے پھر جب مجبوری کو سوار ہوں تو یہ ضرور ہے کہ مسلمانوں کے مجمع میں اُتر لیں۔

بے تعظیمی کے ساتھ بھی کافر سے استعانت صرف وقت حاجت جائز ہے

سوم بے حاجت اُس سے استعانت کرنا یہ بھی ناجائز ہے، خود فتوائے شائع کردہ لیڈران میں دُرِ مختار سے ہے:

مفادہ جواز الاستعانۃ بالکافر عند الحاجۃ[2]

اس عبارت سے سمجھا گیا کہ حاجت کے وقت کافر (ذمی) سے استعانت جائز ہے۔

اُسی میں ردالمحتار سے ہے:

امابدونھا فلا لانہ لایؤمن غدرہ[3]

حاجت نہ ہو تو جائز نہیں کہ کچھ اطمینان نہیں کہ وہ بدعہدی نہ کرے گا۔

کافر سے صرف اس صورت کی استعانت جائز ہے

چہارم اب ایک صورت یہ رہی کہ دبے ہوئے مقہور کافر سے بشرطِ حاجت ایسی استعانت جس میں نہ اسے رازدار و دخیل کار بنانا ہو نہ کسی مسلمان پر اس کا استعلا ہوتا ہے وہ جس کی ہمارے علماء اور امام شافعی رضی اللہ تعالٰی عنہم نے رخصت

---

[1] الہدایۃ باب الجزیۃ المکتبۃ العربیۃ کراچی ۲/۵۷۸
[2] الدر المختار فصل فی کیفیۃ القسمۃ مطبع مجتبائی دہلی ۱/۳۴۳
[3] ردالمحتار 〃 〃 〃 مکتبہ ماجدہ کوئٹہ ۳/۲۵۷

دی پچھلی دو قیدیں تو منتظرِ ثبوت بلکہ محتاجِ بیان بھی نہیں دینِ متین سے ضرورۃً معلوم ہیں جن کا کچھ بیان ابھی گزرا، تو ان کی نظیر نماز کے لئے شرط وضو ہے کسی نماز کا مسئلہ بتائیے تو یہ کہنا کچھ ضرور نہیں کہ بشرطیکہ باوضو پڑھی جائے، رہیں پہلی دو[۲]، وہ ہمارے ائمہ کی طرح امام شافعی نے بھی بتائیں۔

امام اجل ابوزکریا نووی شافعی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں،

قوله صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم فارجع فلن استعین بمشرك، وقد جاء فی الحدیث الاٰخر ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم استعان بصفوان بن امیة قبل اسلامه فاخذ طائفة من العلماء بالحدیث الاول علی اطلاقه، وقال الشافعی واٰخرون ان کان الکافر حسن الرأی فی المسلمین ودعت الحاجة الی الاستعانة به استعین به والا فیکرہ، حمل الحدیثین علی ھٰذین الحالین[۱]۔

نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ارشاد کہ واپس جا ہم ہرگز کسی مشرک سے استعانت نہ کریں گے، اور دُوسری حدیث میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ سے اس حال میں امداد لی کہ وہ ابھی مسلمان نہ ہُوئے تھے تو ایک جماعتِ علماء نے پہلی حدیث کا مطلق حکم اختیار کیا اور شافعی اور کچھ اوروں نے کہا کافر اگر مسلمانوں کے حق میں نیک رائے رکھتا ہو اور اس سے استعانت کی حاجت پڑے تو استعانت کی جائے ورنہ منع ہے، امام شافعی نے ان دونوں حدیثوں کو ان دونوں حالوں پر محمول کیا۔

شرط حاجت تو صاف ذکر فرمائی اور شرط اوّل کا یُوں اِشعار کیا کہ کسی کافر کی رائے مسلمانوں کے بارے میں اچھی ہو تو اُس سے استعانت جائز ہے، اسی شرط کو حازمی شافعی نے یُوں ذکر کیا،

والثانی ان یکونوا ممن یوثق بھم فلا تخشٰی ثائرتھم فمتی فقد ھٰذان الشرطان لم یجز للامام ان یستعین بھم[۲]

یعنی حاجت کے ساتھ دوسری شرط یہ ہے کہ اُن کافروں پر وثوق ہو کہ اُن کی شرارت کا اندیشہ نہ رہے ان دونوں شرطوں میں سے کوئی کم ہوگی تو سلطانِ اسلام کو کافروں سے استعانت جائز نہ ہوگی۔

اقول اللہ عزوجل فرماتا ہے : اور اللہ سب سے زیادہ سچا ہے لا یألونکم

---

[۱] شرح صحیح مسلم مع مسلم کتاب الجہاد والسیر کراہیۃ الاستعانۃ فی الغزو بکافرالخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۱۱۸

[۲] الناسخ والمنسوخ للحازمی

ثالثاً جواز باجماع قائلین حاجت سے مقید تھا اور یہ خود اپنا جرم قبول لے کہ ہم کو[عہ۱] احتیاج نے اتحاد برادران ہنود کی جانب مائل نہیں کیا۔

رابعاً انھیں رازدار ودخیل کار بنانا حرام قطعی تھا یہ اس سے بھی بدرجہا بڑھ کر قطعی تھا یہ اُس سے بھی بدرجہا بڑھ کر اُن کے ہاتھ بک گئے انھیں اپنا امام و پیشوا بنالیا اُن کو[عہ۲] اپنا رہنما بنالیا ہے جو۔ کہتے ہیں "وہی مانتا ہُوں میرا حال تو سر دست اس شعر کے موافق ہے"؛ ؎

عمرے کہ بآیات و احادیث گزشت
رفتی و نثار بُت پرستی کردی

(وہ عمر کہ آیات و احادیث کے ساتھ گزری ختم ہوگئی، اور بُت پرستی کی نذر کردی۔ ت)

کذٰلک یطبع اللّٰہ علی کل قلب متکبر جبار[1]۔ اللہ یونہی چھاپ لگا دیتا ہے ہر مغرور ستمگر کے دل پر۔

خامساً اُن کی تعظیم، انھیں مسلمانوں پر استعلاء دینا حرام قطعی تھا انھوں نے صرف ظاہری سجدہ کسی مصلحت سے بچا رکھا باقی کوئی دقیقہ مشرکوں کی تعظیم و اعلاء میں نہ چھوڑا مسلمان کہلانے والوں نے ان کی جَیتیں پکاریں، بَیل بن کر گئو پتروں کی گاڑیاں کھینچیں، اُن کی مدح میں غلو و اغراق کئے حتی کہ گاندھی کو کہہ بھاگے ع

"خاموشی از ثنائے تو حدِ ثنائے تست"[عہ۳]

(تیری تعریف سے خاموش رہنا تیری تعریف کی انتہا ہے۔ ت)

"نبوت[عہ۴] ختم نہ ہوتی تو گاندھی جی نبی ہوتے"۔ ایک متلد[عہ۵] ہزاروں کے مجمع میں اسٹیج پر چہکتا ہے کہ "اللہ تعالٰی نے اُن کو (گاندھی کی طرف اشارہ کرکے کہا) تمھارے لئے مذکر بنا کر بھیجا ہے"۔

عہ۱ خطبہ صدارت مولوی عبدالباری ص ۵ - ۱۲ حشمت علی غفرلہ

عہ۲ خط مولوی عبدالباری صاحب جس کا فوٹو حسن نظامی نے چھاپا - ۱۲ حشمت علی عفی عنہ

عہ۳ انجمن اسلامیہ بریلی کی طرف سے گاندھی کا سپاسنامہ شعر ۱۸ - ۱۲ حشمت علی

عہ۴ تقریر ظفر الملک در رفاہِ عام لکھنؤ "اگر نبوت ختم نہ ہوگئی ہوتی تو مہاتما گاندھی نبی ہوتے"۔ اخبار اتفاق دہلی ۲۷ اکتوبر و دبدبہ سکندری یکم نومبر و پیسہ اخبار ۱۸ نومبر ۱۲ حشمت علی

عہ۵ تقریر عبدالماجد بدایونی جلسہ جمعیۃ العلماء ہند دہلی فتح اخبار دہلی جلد ۲ نمبر ۲۴۲ - ۱۲ حشمت علی عفی عنہ

---

[1] القرآن الکریم ۴۰/۳۵

خطبۂ جمعہ میں گاندھی کی تعریف داخل کرنے کا رَد

دوسرا[ع۱] جمعہ کا خطبہ اُردو میں پڑھتا ہے، نہیں نہیں خطبہ کی جگہ لکچر دیتا ہے اور اس میں خلفائے راشدین و حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بدلے گاندھی کی مدح مقدس ذات ستودہ[ع۲] صفات وغیرہا لفاظیوں کے ساتھ گاتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے: انما المشرکون نجس[۱] مشرک تو نہیں مگر ناپاک، یہ کہیں مقدس ذات۔ اللہ فرماتے: اولٰئک ھم شر البریۃ[۲] وہ تمام مخلوق سے بدتر ہیں، یہ کہیں ستودہ صفات۔ غرض خطبۂ جمعہ کیا تھا قرآن عظیم کا رد تھا۔ آج خطبۂ جمعہ میں یہ ہُوا کل نمازیں اھدنا الصراط المستقیم کی جگہ اھدنا الصراط الگاندھی پڑھیں گے اور کیوں نہ پڑھیں جبکہ جانیں کہ اس مقدس ذات ستودہ صفات کو اللہ تعالیٰ نے مذکّر بنا کر مبعوث فرمایا ہے اس کی راہ آپ ہی طلب کیا چاہیں اور بالفرض یہ تبدیل نہ کریں تو صراط الذین انعمت علیہم میں تو گاندھی کو ضرور داخل مان چکے، اللہ جسے مقدس ذات ستودہ صفات کرے اور خلق کے لئے مذکِّر بنا کر بھیجے اُس پر انعامِ الٰہی تام و کامل ہے۔ الذین انعم اللہ علیہم[۳] (وہ جن پر اللہ نے احسان کیا) کا بیان قرآن کریم نے من النبیین و الصدیقین و الشھداء و الصّٰلحین[۴] (وہ کون ہیں نبی اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ) فرمایا ہے۔ یہ سب مقدس ذات ستودہ صفات ہیں مگر لاکھوں شہداء و صالحین کو اللہ تعالٰی نے مذکّر بنا کر مبعوث نہ فرمایا تو گاندھی جی اول نمبر کے انعمت علیہم ہوئے مگر قرآن تو کفار پر اپنا غضب اور لعنت بتاتا اور انھیں ہر مخلوق سے بدتر ہر ذلیل سے ذلیل تر فرماتا ہے، اگر اس کا نام انعام ہے تو ضرور کفار سے بڑھ کر کوئی انعمت علیہم نہیں۔ قاتلھم اللہ انّٰی یؤفکون[۵] (اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ ت) مشرک کو مسجد جامع میں مسلمانوں کا واعظ بنایا جاتا ہے ہزارہا مسلمانوں سے اُونچا کھڑا کرکے مسندِ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم پر جمایا جاتا ہے کیا مسئلۂ استعانت

ع۱ اخبار مشرق گورکھپور ۱۳ جنوری ۲۱ء وعینی شہادت مولوی احمد مختار صاحب صدیقی میرٹھی رکن خلافت کمیٹی ۱۲ حشمت علی

ع۲ یہ مولوی صاحب شاہد عینی کا بیان ہے اور اخبار مشرق میں مقدس ذات پاکیزہ خیالات ہے ۱۲ حشمت علی

۱؎ القرآن الکریم ۹/ ۲۸ ۲؎ القرآن الکریم ۹۸/ ۶

۳؎ " ۴/ ۶۹ ۴؎ " ۴/ ۶۹

۵؎ " ۹/ ۳۰ و ۶۳/ ۴

امن نہ ہو تو حرام حاجت کا انکار خود لیڈران کو ہے اور ان کے غدر سے امن پر کیا دلیل قائم کرلی، کیا نرا وعدہ۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

وما یعدھم الشیطٰن الا غرورا ؁۱ شیطان تو انھیں وعدہ نہیں دیتا مگر فریب سے۔

یا انھوں نے تمھارے خیر خواہ بنے رہنے کی قسمیں کھائی ہیں، اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، انھم لا ایمان لھم؁۲ ان کی قسمیں کچھ نہیں، یا تمھیں وحی آئی کہ یہ جانی دشمن یہ دینی اعدا یہ خونخوار بدخواہ یہ کبھی دغا نہ کرینگے۔ اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے،

ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او قال اوحی الیّ ولم یوح الیہ شیئ؁۳ اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا کہے مجھے وحی ہوئی حالانکہ اُسے کچھ بھی وحی نہ ہوئی۔

اُن کے غدر سے امن کی تو ایک وہی صورت تھی کہ وہ ایسے ذلیل وقلیل ہمارے ہاتھ میں مجبور و مقہور ہوں کہ سرتابی کی قدرت ہی نہ رکھیں، کیا یہ ۲۳ کروڑ ہندو تمھارے ہاتھ میں ایسے ہی ہیں، جھوٹ جھوٹ جھوٹ اور پورے ۲۳ کروڑ جھوٹ۔ دیکھو تمھارے ہی شائع کردہ فتوے نے تمھیں گھر تک پہنچا دیا اور اس استعانت میں تم پر فرد قرار داد جرم لگا کر مرتکب حرام ٹھہرا دیا احمق اُسے شائع کرواتے اور اپنی سند ٹھہراتے ہیں اور نہیں جانتے کہ وہ انھیں پر رد ہے، ہمارے دوست مفتی صاحب نے مروان کے خفیہ خط کی طرح ملتمس کا سا صحیفہ اُن کے ہاتھ میں دے دیا جس میں اُن کی موت ہے اور یہ خوشی خوشی لئے پھرتے ہیں، نہیں نہیں نرے ناشخص نہیں سمجھتے ہیں مگر مقصود وہی دین کو بدلنا احکام کو کچلنا عوام کو چھلنا ہے، جاہل بیچارے اسناد دیکھ لیں گے کہ دیکھو جائز لکھا ہے اب اتنی سمجھ کسے کہ جسے جائز لکھا ہے لیڈران کی استعانت کو اُس سے مس نہیں اور اُن کی جو استعانت ہے فتوے میں ہرگز اُسے جائز نہ لکھا بلکہ صاف عدم جواز کا اشعار کیا

مفتیوں کو ہدایت

ہاں جب مفتی کو واقعہ معلوم تو فتویٰ اگرچہ بجائے خود صحت سے موسوم ایسا غلط انگیز لکھنا مذموم جسے اہلِ باطل اپنے باطل پر ڈھالیں اور اس سے

۱؎ القرآن الکریم ۴/ ۱۲۰
۲؎ " ۹/ ۱۲
۳؎ " ۶/ ۹۳

سادساً لیڈران محض اغوا کے لئے مسئلہ دخول مساجد کا نام لیتے ہیں، انھوں نے جو کیا بالاجماع حرام قطعی ہے

ان باتوں کا ان سے کیا کہنا جن پر حبك الشیئ یعمی ویصم[1] (تیرا کسی چیز سے محبت کرنا اندھا اور بہرا کر دیتا ہے) کا رنگ پھر گیا، سب جانے دو خدا کو بھی منہ دکھانا ہے یا ہمیشہ مشرکین ہی کی چھاؤں میں رہنا ہے، جواز تھا تو یُوں کہ کوئی کافر دبا لچا، ذلیل وخوار مثلاً اسلام لانے یا اسلامی تبلیغ سننے یا اسلامی حکم لینے کے لئے مسجد میں آئے یا اس کی اجازت تھی کہ خود سر مشرکوں نجس پرستوں کو مسلمانوں کا واعظ بنا کر مسجد میں لے جاؤ، اُسے مسندِ مصطفٰی صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم پر بٹھاؤ، مسلمانوں کو نیچا کھڑا کرکے اُس کا وعظ سناؤ، کیا اس کے جواز کی کوئی حدیث یا کوئی فقہی روایت تمھیں مل سکتی ہے حاشا ثم حاشا ﷲ انصاف! کیا یہ اللہ و رسول سے آگے بڑھنا، شرع مطہر پر افترا گھڑنا، احکامِ الٰہی دانستہ بدلنا، سوٗر کو بکری بتا کر نگلنا نہ ہوگا، ابونعیم حلیۃ الاولیاء میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کرتے ہیں:

نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان یصافح المشرکون او یکنوا او یرحب بھم[2]۔

رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ مشرکوں سے مصافحہ کیا جائے یا انھیں کنیت سے یاد کریں یا آتے وقت مرحبا کہیں۔

یہ ادنٰی درجہ تکریم کا ہے کہ نام لے کر نہ پکارا، فلاں کا باپ کہا، یا آتے وقت جگہ دینے کو آیئے کہہ اللہ اکبر حدیث اس سے بھی منع فرماتی ہے، اور ائمہ دین ذمی کافر کی نسبت وہ احکام تحقیر و تذلیل فرما چکے جن کا نمونہ ابھی گزرا کہ اسے محرر بنانا حرام، کوئی کام ایسا سپرد کرنا جس سے مسلمانوں میں اس کی بڑائی ہو حرام، اس کی تعظیم حرام، مسلمان کھڑا ہو تو اُسے بیٹھنے کی اجازت نہیں، بیماری وغیرہ ناچاری کے باعث سواری پر ہو تو جہاں مسلمانوں کا مجمع آئے فوراً اتر پڑے۔

بدایونی لیڈر بننے والے اپنے حق میں احکام ائمہ کرام دیکھیں

حتی کہ فتاوٰی ظہیریہ و اشباہ والنظائر و تنویر الابصار و درمختار وغیرہا معتمدات اسفار میں ہے:

---

[1] مسند احمد بن حنبل — حدیث ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ — دار الفکر بیروت — ۵/۱۹۴

[2] حلیۃ الاولیاء — ترجمہ ۴۴۶ اسحٰق بن ابراہیم الحنظلی — " " " — ۹/۲۳۶

لو سلم علی الذمی تبجیلا یکفر لان تبجیل الکافر کفر[1] اگر ذمی کو تعظیماً سلام کرے کافر ہو جائے گا کہ کافر کی تعظیم کفر ہے۔

فتاوی امام ظہیر الدین و اشباہ و درمختار وغیرہا میں ہے:

لو قال لمجوسی یا استاذ تبجیلا کفر[2] اگر مجوسی کو بطور تعظیم "اے استاد" کہا کافر ہو گیا۔

اور یہاں حربی مشرک کی یہ کچھ تعظیم یہ کچھ مسلمانوں پر اُس کی رفعت و تقدیم ہو رہی ہے اور پھر کفر بالائے طاق اُن کے جواز کو بھی ٹھیس نہیں لگتی، اس حرام قطعی کو حلال کی کھال پہنا کر فتوے اور رسالے لکھے جا رہے ہیں، مجوسی کو تعظیماً زبان سے استاد کہہ دینے والا کافر ہو لیکن مشرک بت پرست کو اسٹیج پر کھڑے ہو کر کہنے والا کہ خدا نے ان کو مذکر بنا کر تمہارے پاس بھیجا ہے گاندھی کو پیشوا نہیں بلکہ قدرت نے تم کو سبق پڑھانے والا مذکر بنا کر بھیجا ہے ٹھیٹ مسلمان بنا رہے ہیں سبق پڑھانے والا اور سبق بھی کسی دُنیوی حرفت کا نہیں بلکہ صاف کہا کہ تمہارا فرض دینی یاد دلانے کو تو استاذ نے علم دین بتایا اور علم دین بھی کسی مستحب وغیرہ کا نہیں بلکہ خاص فرض دینی کا معلم استاذ بنایا اور کسی کے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل، پہلو میں دل اور دل میں اسلام کی قدر ہو تو وہ ان لفظوں کو دیکھے کہ "خدا نے ان کو مذکر بنا کر تمہارے پاس بھیجا ہے" خدا لگتی کہنا یہ رسالت سے کے سیڑھی نیچے رہا ان لیڈر بننے والوں کا اسلام کیا ہے؟ ع

چوں وضوے محکم بی بی تمیز

(یہی جیسے بی بی تمیز کا محکم وضو ہو۔ت)

کہ کسی طرح ٹوٹتا کیا اس میں دراڑ تک نہ پڑتی وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون[3] (اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پلٹا کھائیں گے۔ت)

عہ دیکھو اخبار فتح دہلی جلد ۲ عہ ۲۴۲ جلسہ جمعیۃ العلماء ہند میں مولانا عبدالماجد بدایونی کی تقریر صہ ۴ کالم اول ۱۲ حشمت علی

---

[1] الدرالمختار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع مطبع مجتبائی دہلی ۲/ ۲۵۱

[2] " " " " " "

شریعت کے ساتھ لیڈروں کی حالت

مُسلمانو! تم نے دیکھا یہ حالت ہے ان لیڈر بننے والوں کے دین کی، کیسا کیسا شریعت کو بدلتے مَسلتے، پاؤں کے نیچے کُچلتے، اور خیر خواہِ اسلام بن کر مسلمانوں کو چھلتے ہیں، موالاتِ مشرکین ایک، معاہدۂ مشرکین دو، استعانت بمشرکین تین، مسجد میں اعلائے مشرکین چار، ان سب میں بلا مبالغہ یقیناً قطعاً لیڈروں نے خنزیر کو دُنبے کی کھال پہنا کر حلال کیا ہے، دینِ الٰہی کو پامال کیا ہے، اور پھر لیڈر ہیں، ریفارمر ہیں، مسلمانوں کے بڑے راہبر ہیں، جو اُن کی ہاں میں ہاں نہ ملائے مسلمان ہی نہیں، جب تک اسلام کو کُند چھری سے ذبح نہ کرے ایمان ہی نہیں،

رب اعوذبك من همزٰت الشیٰطین ۝ واعوذبك رب ان یحضرون ۝[1] اے میرے رب تیری پناہ شیاطین کے وسوسوں سے، اور اے میرے رب تیری پناہ کہ وہ میرے پاس آئیں۔

آہ آہ آہ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون ۝

اندکے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم
کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیارست

(آپ کے سامنے تھوڑا سا غمِ دل پیش کیا ہے، مجھے ڈر ہے کہ آپ کا دل آزردہ ہوگا ورنہ باتیں بہت ہیں۔ ت)

ضروری عرض واجب اللحاظ

میں جانتا ہوں کہ میرا کلام اُنھیں بُرا لگے گا اور حسبِ معمول تحقیقِ حق و اظہارِ احکام رب الانام کا نام گالیاں رکھا جائیگا ہمیشہ عاجزوں نے اپنا عجز یُونہی چھپایا ہے احکامِ حق کو سختی بتاکر گالیاں ٹھہرا کر جواب سے گریز کا حیلہ بنایا ہے لہذا دست بستہ معروض کہ تھوڑی دیر نیچری تہذیب سے تنزّل فرما کر وہ آیتیں کہ شروع فتوٰی میں تلاوت ہُوئیں اُن پر ایمان لاکر ان مباحثِ علمیہ و احکامِ الٰہیہ کو بغور سُن لیجئے، اگر بفرض باطل ہماری غلط فہمی ہے حق و انصاف سے بتا دیجئے ہمیں بحمد اللہ تعالٰی ہرگز وہ نہ پائیے گا جو سمجھ لینے کے بعد باطل پر اصرار حق سے انکار نار پر عار اختیار کر رہے ہیں اور اگر سمجھ جاؤ سمجھ کیا جاؤ گے تمھارے سمجھ والے سمجھ ہی رہے ہیں کہ دیدہ و دانستہ حق سے اُلجھ رہے ہیں، حرام کو حلال، حلال کو حرام کا جامہ پہنایا۔ اسلام کو کفر، کفر کو اسلام بنا کر دکھایا ہے تو ماننے نہ ماننے کا تمھیں اختیار ہے اور جزاء و حساب و کشفِ حجاب روزِ شمار۔

---

[1] القرآن الکریم ۲۳/ ۹۷ و ۹۸

ان یکون فعلہ مؤثرا فی باطنھم بخلاف الکفار[1]

اُسے حق جانتے ہیں تو ضرور اپنے دل میں اُس کے فعل سے متاثر ہوں گے بخلاف کفار۔

دیکھو امام نے کیا کیا اور تم کیا کر رہے ہو کیوں اسلام و کفر ملاتے ہو

ثالثاً حضرت امام رضی اللہ تعالٰی عنہ کا نام پاک لیتے ہوئے شرم چاہیے تھی، کیا امام تو امام اُن کے غلام اُن کے در کے کسی کتے نے معاذ اللہ مشرکوں سے مدد مانگی، کیا کسی مشرک کا دامن تھاما، کیا کسی مشرک کے پس رو بنے، کیا مشرکوں کی جے پکاری، کیا مشرکوں سے اتحاد گانٹھا، کیا مشرکوں کے حلیف بنے، کیا ان کی خوشامد کے لئے شعار اسلام بند کرنے میں کوشاں ہوئے، کیا قرآن و حدیث کی تمام عمر بُت پرستی پر نثار کر دی وغیرہ وغیرہ شنائع کثیرہ، بہتّر تن سے بائیس ہزار فجار کا مقابلہ فرمایا، امام کا نام لیتے ہو تو کیا تم میں بہتّر مسلمان بھی نہیں جب تینتیس کروڑ مشرکین تمہارے ساتھ ہوں گے اُس وقت تم میں بہتّر مسلمانوں کا عدد پورا ہوگا، قرآن کو پیٹھ دینے والو! کیوں امام کا نام لیتے ہو، اسلام سے اُلٹے چلنے والو! کیوں مسلمانوں کو دھوکے دیتے ہو، دہلی میں فتوی چھاپ دیا کہ اس وقت جہاد واجب ہے بے سروسامانی کے جواب کو امام کی نظیر پیش ہوگئی اور حالت یہ کہ ذرا سی دھوپ سے بچنے کو گوبتروں کی چھاؤں ڈھونڈھ رہے ہیں، کیا تم اپنے ہی فتوے سے نہ صرف تارکِ فرض و مرتکبِ حرام بلکہ راضی بہ غلبہ کفر و ذلت اسلام نہ ہوئے، امام کا توکل اللہ پر تھا اور تمہارا اعتماد اعداء اللہ پر۔ یقین جانو کہ اللہ سچا اللہ کا کلام سچا لا یالونکم خبالا مشرکین تمہاری بدخواہی میں کمی نہ کریں گے وہ جھوٹا فتوی اور یہ پوچ بھروسا اور خادمانِ شرع پر اُلٹا غصہ کہ کیوں خاموش رہے کیوں سینہ سپر نہ ہوئے، یہ ہے تمہاری خیر خواہی اسلام، یہ ہیں تمہارے دل ساختہ احکام، جن پر نہ شرع شاہد نہ عقل مساعد، مسلمان ہونے کا دعوی ہے تو اسلام کے دائرے میں آؤ، تبدیل احکام الرحمن و اختراع احکام الشیطان سے ہاتھ اٹھاؤ، مشرکین سے اتحاد توڑو، دیوبندیہ وغیرہم مرتدین کا ساتھ چھوڑو کہ جسے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا دامن پاک اپنے سایہ میں لے، دنیا نہ ملے نہ ملے دین تو اُن کے صدقے میں ملے۔

یایھا الذین اٰمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوٰت الشیطٰن انہ لکم عدو

اے ایمان والو! اسلام میں پورے داخل ہو جاؤ شیطان کے پس رو نہ ہو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

---

[1] شرح السیر الکبیر

مبین ○ فان زللتم من بعد ما جاء تکم بالبینٰت فاعلموا ان اللہ عزیز حکیم ○ ھل ینظرون الا ان یاتیھم اللہ فی ظلل من الغمام والملئکۃ وقضی الامر والی اللہ ترجع الامورؑ○

پھر اگر روشن دلیلیں آنے پر تمہارا قدم لغزش کرے تو جان لو کہ اللہ غالب حکمت والا ہے کاہے کے انتظار میں ہیں سوا اس کے کہ گھٹا ٹوپ بادلوں میں اللہ کا عذاب اور فرشتے آئیں اور کام تمام ہو اور اللہ ہی کی طرف سب کام پھرتے ہیں۔

ربنا علیک توکلنا والیک انبنا والیک المصیر ○ ربنا لا تجعلنا فتنۃ للذین کفروا واغفر لنا ربنا انک انت العزیز الحکیم ○ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین ○ اٰمین یا ارحم الراحمین ○ وصلی اللہ تعالٰی علٰی سیدنا ومولٰنا وملجانا وماوٰنا محمد واٰلہ وصحبہ اجمعین دائما ابدا الاٰبدین عدد کل ذرۃ الف الف مرۃ فی کل اٰن وحین والحمد للہ رب العٰلمین، واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

فقیر احمد رضا قادری عفرلہ

ؑ القرآن الکریم ۲/ ۲۰۸ تا ۲۱۰